سوال

(623) ہم زمینداروں کوتین چارماہ کے اُدھار پر کھادیتے ہیں

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

گزارش ہے کہ اپنے کاروبار کے متعلق مسئلہ درپش ہے ۔ ہم زمینداروں کوتین چارماہ کے اُدھار پر کھادیتے ہیں اوراُدھاردینے کی وجہ سے ہم مارکیٹ کی نسبت ۱۰۰ روپے فی بوری پیسے زیادہ وصول کرتے ہیں۔ بعض اوقات کھادلینے والوں کے پاس پسوں کی کمی ہوتی ہے اوراس وجہ سے وہ مجبوراً مہنگی کھادلینے پر مجبور ہوجاتے ہیں ۔ اگر ہم ان پسوں کو نقد لین دین میں استعمال کریں توزیادہ منافع کے مواقع ہیں ۔ ہم اس نیت سے اُن لوگوں کواُدھار مہنگی کھادیتے ہیں ۔ اب گزارش ہے کہ یہ معاملہ قرآن وحدیث کی روشنی میں سود کے زمرے میں تو نہیں آتا؟ تفصیلاً جواب فرمادیں۔ (اللہ دتہ رحمانی ، ۔ محمد عثمان رحمانی)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

قسطوں پر بیع کی دوصورتیں ہیں : (۱) ...چیزکی جتنی قیمت نقد ہے اتنی ہی یااس سے کم قیمت اُدھار قسطوں میں وصول کرلی جائے ۔ (۲) ...چیزکی جتنی قیمت نقد ہے اُدھار قسطوں میں اس سے زیادہ قیمت وصول کی جائے ۔ پہلی صورت شرعاً جائزودرست ہے جبکہ دوسری صورت سود ہونے کی وجہ سے ناجائز،

نادرست اورحرام ہے ۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے : {وَحَرَّمَ الرِّبٰوا} [البقرة:۲۸۵][''اور سود کوحرام قراردیا ہے ۔''] ابوداؤدوغیرہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے : ((مَنْ بَاعَ بَیْعَتَیْنِ فِیْ بَیْعَةٍ فَلَہٗ أَوْکَسُھُمَا أَوِالرِّبَا)) 1[''جس کسی نے ایک چیزکی دوقیمتیں مقررکیں وہ یا توکم قیمت لے لے یاپھر وہ سود ہوگا۔'']

1 ابوداؤد/کتاب البیوع۔ باب فی من باع بیعتین فی بیعة

[قرآن وحدیث کی روشنی میں احکام ومسائل]

جلد 02 ص 552